

امیرالمؤمنین علیہ السلام کی شہادت پر جبرائیل کی فریاد

<?xml encoding="UTF-8?">

حضرت علی علیہ السلام انیسویں رمضان المبارک کی شب اپنی بیٹی ام کلثوم سلام اللہ علیہا کے مہمان تھے؛ آپ (ع) کی حالت بہت عجیب تھی یہاں تک کہ ام کلثوم (س) بھی متعجب ہوئیں۔

مروی ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام اس رات جاگتے رہے اور متعدد بار کمرے سے باہر نکلتے اور فرمایا کرتے تھے کہ:

خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں کہتا اور مجھ سے جھوٹ نہیں بولا گیا یہی ہے وہ رات جس میں شہادت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ (1)

بہر صورت امیرالمؤمنین علیہ السلام نماز فجر کے لئے کوفہ کی مسجد اعظم میں داخل ہوئے اور سوئے ہوئے افراد کو نماز کے لئے جگایا؛ ان ہی میں سے اس امت کا شقی ترین فرد "عبدالرحمن بن ملجم مرادی" بھی تھا جو الٹا سویا ہوا تھا جس کو امیرالمؤمنین علیہ السلام نے نماز کے لئے جگایا۔

آپ (ع) نماز میں مصروف ہوئے اور جب پہلی رکعت کے پہلے سجدے سے سر اٹھایا تو ابن ملجم کے دوسرے دہشت گرد ساتھی "شبيب بن بجرہ اشجعی" نے تلوار سے آپ (ع) کے سر کو نشانہ بنانا چاہا مگر اس کا وار محراب کے طاق پر جالگا اور ابن ملجم ملعون نے چلا کر دوسرا وار کیا جو آپ کی پیشانی کو لگا جس سے آپ (ع) شدید زخمی ہوئے۔

تلوار امیرالمؤمنین علیہ السلام کی پیشانی کے عین اسی مقام پر لگی جسے جنگ احزاب (غزوہ خندق) میں عمرو بن عبدود نے زخمی کر دیا تھا۔

حضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا: "بسم اللہ و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ فزت و ربّ الکعبہ" (2) خدا کے نام سے اور خدا کے سہارے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ملت پر؛ ربّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

لوگ چلائے کہ ضارب کو پکڑو۔ صدائیں بلند ہوئیں، کچھ لوگ محراب کی طرف دوڑے؛ اور کچھ عبدالرحمن اور شبيب کو پکڑنے کے لئے مسجد سے باہر نکلے؛ امیرالمؤمنین علیہ السلام محراب مسجد میں زمین پر گر پڑے تھے اور محراب کی مٹی اٹھا اٹھا کر اپنی پیشانی پر ڈالتے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

«منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃ اخری»؛ (3)

ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور تمہیں مٹی کی طرف لوٹائیں گے اور ایک بار پھر تمہیں مٹی سے باہر لائیں گے۔ اور اس کے بعد فرمایا: "جأ امراللہ و صدق رسول اللہ، هذا ما وعدنا اللہ و رسوله"۔

خدا کا فرمان آن پہنچا، اور سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یہی وہ وعدہ تھا تو خدا اور اس کے رسول (ص) نے ہمیں دیا تھا۔

امیرالمؤمنین علیہ السلام نے زخم کھایا تو زمین لرز اٹھی، سمندر طوفانی ہو گئے اور آسمان متزلزل ہوئے اور مسجد کے دروازے شدت ٹکرائے اور کالی آندھیاں چلیں جنہوں نے دنیا کو تیرہ و تار کر دیا اور جبرائیل علیہ السلام کی فریاد آسمانوں اور زمین پر چھا گئی اور ہر شخص نے جبرائیل کو کہتے ہوئے سنا کہ:

تهدمت و الله اركان الهدى، و انطمست أعلام التّقى، و انفصمت العروة الوثقى، قُتل ابن عمّ المصطفى، قُتل الوصى المجتبى، قُتل على المرتضى، قَتَلَهُ أَشَقَى الْأَشْقِيَاءِ؛(4)

خدا کی قسم ہدایت کا رکن (ستون) ٹوٹ گیا، علم نبوت کے ستارے بجھ کر تاریک ہو گئے، اور پرہیزگاری کی علامتوں کو کو مٹا دیا گیا اور عروۃ الوثقی کو منقطع کیا گیا؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ابن عم کو قتل کیا گیا؛ برگزیدہ ترین وصی (سید الاوصیاء) قتل کئے گئے، علی مرتضیٰ قتل کئے گئے اور آپ (ص) کو شقیوں میں سے زیادہ شقی (اور بدبخت ترین بدبخت یعنی عبدالرحمن ابن ملجم مرادی) نے قتل کر دیا۔

.....

مآخذ:

- 1- منتہی الآمال، ج 1، ص 172۔
- 2- بحار الانوار، ج 42، ص 281؛ منتہی الامال، ج 1، ص 126 – 127۔
- 3- سورہ طہ، آیہ 55۔
- 4- منتہی الآمال، ج 1، ص 174۔